السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ریڈنگ سے کرم الٰہی چوہان لکھتے ہیں

۔قرآن وحدیث کے علاوہ حج کی کتاب پڑھی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جدہ پہنچ کر آگے ہر مقام پر حاجی کے لئے دعا کرنا ضروری ہے اس طرح تو اتنی لمبی دعا یاد کرنا ممکن نہیں۔ کیا ایسی حالت میں جب یہ دعائیں نہ کی جا سکیں تو ا حج مکمل ہوجاتا ہے؟

۔اس بے کاری کے دور میں گزارہ الاؤنس ملتا ہے بعض حضرات مزید ضرورت کے لئے پارٹ ٹائم کسی جگہ کام بھی کرلیتے ہیں' اس طرح چوری چھپے کام کر کے جو پیسے جمع کرتے ہیں کیا ان کے ذریعے حج ہوجاتا ہے؟ ۲

۔اگر کسی مسجد میں دین کی تعلیم ہورہی ہو تو اس میں شامل ہوتا بہتر ہے یا تلاوت کرنا افضل ہے؟ ۳

۔مسجد میں اگر سونے کی جگہ الگ نہ ہو تو کیا نماز کی جگہ سو سکتے ہیں؟ ۴

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سفرحج میں جدہ پہنچ کر آگے مکہ مکرمہ تک کوئی خاص دعا نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے اور یہ بالکل غلط ہے کہ ہر مقام پر حاجی کے لئے دعا ضروری ہے۔ بیت اللہ تک حج یا عمرہ کرنے والے کے لئے جو کلمات پڑھنے ثابت ہیں وہ صرف تلبیہ ہے یعنی لبیک اللھم (فتح الباری ج ۴ کتاب الحج 'باب التلبیة رقم الحدیث ۱۵۴۹) کے الفاظ آخر تک۔ یہ جس قدر کثرت کے ساتھ پڑھے بہتر ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے کلمات یا دعائیں ثابت نہیں ہیں لہٰذا اس طرح کی غیر ثابت دعاؤں کا حج سے کوئی تعلق نہیں۔

اسی طرح طواف کے ہر چکر کے لئے جو بعض کتابوں میں الگ الگ دعائیں وہ بھی ثابت نہیں ہیں۔ صرف رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان رَبَّنا ءاتِنا فِى الدُّنيا حَسَنَةً وَفِى الءاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا عَذابَ النّارِ ۲۰۱ ... سورة البقرة" پڑھنا ثابت ہے۔ اس کے علاوہ دوران طواف کوئی بھی دعا کرسکتا ہے۔ اگر عربی میں نہ کرسکے تو اپنی زبان میں کرسکتا ہے یا کوئی دوسرے مسنون کلمات پڑھ سکتا ہے۔

(۲) حج کے لئے حلال کمائی کا ہونا ضروری ہے۔ ایسے ہی جس کمائی میں جھوٹ دھوکے یا فریب کا دخل ہو وہ مشکوک ہے' اس سے پرہیز کرنا چاہئے گزارہ الاؤنس کے ساتھ جو دوسرا کام کیا جاتا ہے اگر وہ محنت مزدوری کی شکل میں اجرت لیتا ہے تو فی نفسہ وہ کمائی حلال ہے۔ اس کمائی میں کوئی برائی نہیں کیونکہ آدمی کام کرتا ہے اور اس کی بدلے میں حق اجرت لیتا ہے لیکن اس کے ساتھ اس نے اتھارٹی کو جو یہ کہا کہ وہ کوئی کام نہیں کرتا۔ اس میں جھوٹ ہے اور جھوٹ سنگین جرم ہے جس کا اس کو اللہ کے ہاں جواب دینا ہے۔ یہ اس کا الگ عمل ہے لیکن کمائی یا محنت اپنی جگہ درست ہے اس لئے حج کی ادائیگی میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

(۳) اگر کسی مجلس میں دین کی تعلیم ہورہی ہو اور اس میں بیٹھنے سے دینی معلومات میں اضافہ ہوتا تو تلاوت سے بہتر ہے کہ اس مجلس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ نبی کریم ﷺ ایک دفعہ مسجد نبوی ﷺ میں تشریف لائے تو آپ نے دو طرح کے لوگوں کو دیکھا۔ کچھ لوگ ایک طرف بیٹھ کر اللہ کا ذکر کررہے ہیں اور کچھ لوگ ایک مجلس میں علم سیکھنے سکھانے کی باتیں کررہے ہیں۔ آپ خود اس مجلس میں تشریف لے گئے جس میں علم کی باتیں ہورہی تھیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تبلیغ و علمی مجلس کو چھوڑ کر اگر کوئی شخص الگ بیٹھ کر تلاوت کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے کیوں کہ آپ نے ذکر کرنے والوں کو منع نہیں کیا تھا۔

(۴) مسجد میں اگر الگ جگہ سونے کے لئے نہیں ہے تو نماز کی جگہ بھی سو سکتے ہیں۔ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں سوتے تھے۔ یہ حدیث سے ثابت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص360

محدث فتویٰ